شکم مادر میں کیا ہے

از

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش الرضا پبلیکیشن ۳۷ میمن واڑہ روڈ ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونگاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی ۹

Scanned with OKEN Scanner

اَلصَّمصَام عَلیٰ مُشَکِّکٍ فِی
آیۃ عُلُوم الاَرحَام
۱۳۱۵ھ

ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

تصنیف
اعلیٰحضرت امام اہلِ سُنت مجدّد دین وملّت
مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیض حضور مفتی اعظم علامہ الحاج شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۸۵ سنِ اشاعت ۱۴۱۸ھ

۵۲ رڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹
فیکس: ۶۶۶۵۹۲۳۶ فون: ۶۶۳۴۲۱۵۶_۰۲۲

Scanned with OKEN Scanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ چند

ہم اہلِ سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایۂ علم و فن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۸۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم، حضرت صدر الشریعہ اور مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں، منشی لعل محمد مدراسی، قاضی عبدالوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعلیٰحضرت کی جتنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعلیٰحضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے میں ہم اہلِ سنت سست رہے اور ہماری توجہ جلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہوگئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمدُ للہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیف اعلیٰحضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور و شور سے شروع ہو گیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی مبارکپور"۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ کتابیں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ کتابیں وہ بھی صرف اعلیٰحضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ کتابوں کا جمع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت مولینا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شریف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا اجرا ۱۰ شوال ۱۴۱۸ھ کو بمبئی میں ہوگا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی کو ان کی دینی و مذہبی اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات پر "امام احمد رضا ایوارڈ" پیش کیا جائے گا۔

دعا فرمائیں کہ رب تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلکِ اعلیٰحضرت کا سچا و پکا خادم بنائے۔

اسیر مفتی اعظم
محمد سعید نوری
بانی و سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتا حضرت اقدس قبلہ وکعبہ مدظلہ دست بستہ تسلیم رسانی کے بعد التجا ہے ایک ضروری مسئلہ جلد اندر مفتہ مدلل ومکمل عقلی ونقلی طور پر لکھ کر ایک مسلمان کی جان بلکہ ایمان کی حفاظت کیجئے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ایک پادری کا کہنا ہے کہ قرآن میں ہے کہ پیٹ کا حال کوئی نہیں جانتا کہ بچہ ذکور سے ہے یا اناث ہے حالانکہ ہم نے ایک آلہ نکالا ہے جس سے سب حال معلوم ہو جاتا ہے اور پتہ ملتا ہے۔

کمترین خادمان عبدالوحید حنفی الفردوسی منتظم تحفہ عفا اللہ تعالیٰ عنہ

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتِمِ الْاَنْبِیَاءِ۔ اَلْاٰتِیْ بِکِتَابٍ مُّبِیْنٍ فِیْہِ رَحْمَۃٌ وَّشِفَآءٌ وَّمَا حَظَّ الْکٰفِرِیْنَ مِنْہُ اِلَّا نَقْمَۃٌ وَّشِقَآءٌ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْبَرَارَۃِ الْاَتْقِیَآءِ۔ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھَاتِھِمْ سُعَدَآءُ مَا جَنَّ جَنِیْنٌ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ بَیْنَ غِشَآءٍ وَّغِطَآءٍ اٰمِیْن۔

الجواب

مولینا حامی سنت ماحی بدعت اکرمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالیٰ جل وعلا سورہ آل عمران شریف میں ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ

الحکیم ۝ بیشک اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں وہی ہے جو تمہارا نقشہ بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جیسا چاہے کوئی سچا معبود نہیں۔ مگر وہی زبردست حکمت والا۔ سورہ رعد شریف میں فرماتا ہے اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ط وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۝ اللہ جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں رکھتی ہے ہر مادہ اور جتنے سمٹتے ہیں پیٹ اور جتنے پھیلتے یا جو کچھ گھٹتے ہیں اور جو کچھ بڑھتے اور ہر چیز اس کے یہاں ایک اندازے سے ہے جاننے والا نہاں اور عیاں کا سب سے بڑا بلندی والا۔ سورہ حج شریف میں فرماتا ہے وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں مادہ کے پیٹ میں جو کچھ چاہیں ایک مقرر وعدے تک سورہ لقمٰن شریف میں فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ج وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا ط وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا۔ اور کسی کو اپنی خبر نہیں کہ کہاں مریگا بے شک اللہ ہی ہے جاننے والا خبردار۔ اور سورہ ملٰئکہ شریف میں فرماتا ہے وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَکُمْ اَزْوَاجًا ط وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ۝ اللہ نے بنایا تمہیں مٹی سے پھر منی سے پھر کیا تمہیں جوڑے اور نہیں گابھن ہوتی کوئی مادہ اور نہ جنے مگر اس کے علم سے اور نہ عمر دیا جائے کوئی عمر والا اور نہ گھٹایا جائے اسکی عمر سے مگر سب لکھا ہے ایک نوشتہ میں بیشک یہ سب اللہ کو آسان ہے۔ اور سورہ حم السجدہ شریف میں فرماتا۔ اِلَیْهِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ط وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِّنْ اَکْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہے علم قیامت کا اور نہیں نکلتا کوئی پھل

اپنے خلاف سے اور نہ پیٹ رہے کسی مادہ کو اور نہ جنے مگر اس کی آگاہی سے اور سورہ والنجم شریف میں فرماتا ہے هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ اللہ خوب جانتا ہے تمہیں جب اس نے بنایا تمکو زمین سے اور جب تم چھپے ہوئے تھے ماں کے پیٹ میں تو آپ اپنی جان کو ستھرا نہ کہو اسے خوب خبر ہے کون پرہیزگار ہوا۔ آیات کریمہ میں مولیٰ سبحنہ وتعالیٰ اپنے بے پایاں علوم کے بیشمار اقسام سے ایک سہل قسم کا بہت اجمالی ذکر فرماتا ہے۔ کہ ہر مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہے سب کا سارا حال پیٹ میں رہنے وقت اور اس سے پہلے اور پیدا ہوتے اور پیٹ میں رہتے اور جو کچھ اس پر گزرا اور گزرنے والا ہے۔ جتنی عمر پائیگا جو کچھ کام کرے گا جبتک پیٹ میں رہیگا۔ اس کا اندرونی بیرونی ایک ایک عضو ایک ایک پرزہ جو صورت دیا گیا جو دیا جائیگا ہر ہر رونگٹا جو مقدار مساحت وزن پائے گا۔ بچے کی لاغری فربہی غذا حرکت خفیفہ زائدہ انبساط انقباض اور زیادت وقلت خون طمث وحصول نضلات وہوا اور طوبات وغیرہا کے باعث آن آن پر پیٹ جو سمٹتے پھیلتے ہیں غرض ذرہ ذرہ سب اسے معلوم ہے۔ ان میں نہ کہیں تخصیص ذکور وانوث کا ذکر نہ مطلق علم کی نفی وحصر تو یہ مہمل ومخنث اعتراض پادرہوا کہ بعض پادریان پادربند ہوا کی تازہ گڑہت ہے۔ اس کا اصل نشا معنی آیات میں بے فہمی محض یا حسب عادت دیدہ ودانستہ کلام الٰہی پر افتراء وتہمت ہے۔ قرآن عظیم نے کس جگہ فرمایا ہے کہ کوئی کبھی کسی مادہ کے حمل کو کسی طرح کسی تدبیر سے اتنا نہیں معلوم کرسکتا کہ نر ہے یا مادہ اگر کہیں ایسا فرمایا تو نشان دو اور جب یہ نہیں تو بعض وقت بعض اناث کے بعض حمل کا بعض حال بعض تدابیر سے بعض اشخاص نے بعد جہل طویل اور عجز مدید کے بعض آلات بے جان کا فقیر

---

۱ سورۃ الملئکہ۔ حم ۲ سورۃ والنہار ۳ سورۃ فاطر حم السجدۃ ۱۲ ۴ سورہ رعد ولقمن والنجم ۱۲ ۵ سورہ حج از شروع کریمہ وسورۃ ملئکہ وسورہ والنجم ۱۲ ۶ سورہ لقمان والنجم ۱۲ ۷ سورہ فاطر ۱۲ ۸ سورۃ والنجم ۱۲ ۹ سورۃ حج ۱۲ ۱۰ سورہ آل عمران ۱۲ ۱۱ سورہ رعد ۱۲ ۱۲ ایضاً سورہ رعد ۱۲

دمحتاج ہو کر اس فانی وزائل وبے اصل وبے حقیقت نام کے ایک ذرہ علم وقدرت سے (کہ وہ بھی بارگاہ علیم وقدیر سے حصہ رسد چند روز سے چند روز کے لئے پائے اور اب بھی اسی کے قبضۂ اقتدار میں ہیں۔ کہ بے اس کے کچھ کام نہ دیں) اگر صحرا سے ذرہ سمندر سے قطرہ معلوم کر لیا تو یہ آیات کریمہ کے کس حرف کا خلاف ہوا۔ وہ خود فرماتا ہے یعلم ما بین ایدیھم وَمَا خلفھم وَلَا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو کچھ پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم سے کسی چیز کو مگر جتنی وہ چاہے۔ تمام جہان میں روز اول سے ابد الآباد تک جس نے جو کچھ جانا یا جانے گا سب اسی الا بما شاء کے استثنا میں داخل ہے جس کے لاکھوں کروڑوں سر بفلک گشیدہ پہاڑوں سے ایک نہایت قلیل رذیل وبیمقدار ذرہ بہ آلہ بھی ہے۔ ایسا ہی اعتراض کرنا ہو تو بے گنتی گزشتہ وآئندہ باتوں کا جو علم ہم کو ہے اسی سے کیوں نہ اعتراض کرے جو صیغہ یعلم ما فی الارحام میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے۔ بعینہ وہی صیغہ یعلم ما بین ایدیھم وَمَا خلفھم میں ہے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آئے گا اور جو کچھ گزرا۔ جب ان بے شمار علوم تاریخی وآسمانی ملنے میں کسی عاقل مصنف کے نزدیک اس آیت کا کچھ خلاف نہ ہوا۔ نہ تیرہ سو برس سے آج تک کسی پادری صاحب کو ان علوم کے باعث اس آیہ کریمہ پر لب کشائی کا جنون اچھلا تو اب ایک ذرا سی آلہ بنکاں کر اس آیت کا کیا بگاڑ متصور ہو سکتا ہے ہاں عقل نہ ہو تو بندہ مجبور ہے یا انصاف نہ ملے تو انکھیارا بھی کور ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ثم اقول وباللہ التوفیق۔ مفصلاً حق واضح کو واضح تر کروں اصل یہ ہے کہ کسی علم کی حضرت عزت وجل سے تخصیص اور اس کی ذات پاک میں حصر اور اسکے غیر سے مطلقاً نفی چند وجہ پر ہے اوّل علم کا ذاتی ہونا کہ بذات خود بے عطائے غیر ہو دوم علم کا غنا کہ کسی آلہ وجارحہ وتدبیر وذکر ونظر والتفات وانفعال کا اصلا محتاج نہ ہو۔ سوم علم کا سرمدی ہونا کہ ازلا ابدا ہو چہارم علم کا وجوب کہ کسی طرح اس کا سلب ممکن نہ ہو پنجم علم کا ثبات واستمرار کہ کبھی کسی

وجہ سے اس میں تغیر تبدل فرق تفاوت کا امکان نہ ہو ششم علم کا
اقصیٰ غایت کمال پر ہونا کہ معلوم کی ذات ذاتیات اعراض احوال لازمہ
مفارقہ ذاتیہ اضافیہ ماضیہ آتیہ موجودہ ممکنہ سے کوئی ذرہ کسی وجہ پر
مخفی نہ ہو سکے۔ ان چھ وجہ پر مطلق علم حضرت احدیت جل وعلا سے خاص
اور اس کے غیر سے قطعاً مطلقاً منفی یعنی کسی کو کسی ذرہ کا ایسا علم جو ان چھ
وجوہ سے ایک وجہ بھی رکھتا ہو حاصل ہونا ممکن نہیں جو کسی غیر الٰہی کے لئے
معقول مفارقہ ہوں خواہ نفوس ناطقہ ایک ذرے کا ایسا علم ثابت کرے
یقیناً اجماعاً کافر مشرک ہے۔ ان تمام وجود کی طرف آیات کریمہ میں باطلاق
کلمہ یعلم اشارہ فرمایا کہ یہاں علم کو مطلق رکھا اور مطلق فرد کامل کی طرف
منصرف اور علم کامل بلکہ علم حقیقی حق الحقیقۃ وہی ہے جو ان وجوہ ستہ
کا ہو اسی لحاظ پر ہے۔ وہ جو قرآن عظیم میں ارشاد ہوا یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ
الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَا اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا جس دن اللہ عزوجل رسولوں کو جمع کرکے فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں
علم نہیں کفار کے پاس ان محبوبان خدا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم کا
تشریف لانا ہدایت فرمانا ان ملاعنہ کا تکذیب وانکار واصرار واستکبار
دیہو وہ گفتار سے پیش آنا کسے نہیں معلوم مگر حضرات انبیاء عرض کریں گے
لَا عِلْمَ لَنَا ہمیں اصلا علم نہیں لائے نفی جنس کا ہے سلب مطلق فرمائیں گے یعنی
وہی علم کامل کہ بحقیقت حقیقیہ علم اسی کا نام ہے اصلا اس کا کوئی فرد ہمیں
حاصل نہیں حق حقیقت تو یہ ہے جب اس سے تجاوز کرکے حقیقت عرفیہ
یعنی مطلق دانستن کی طرف چلئے خواہ بالذات ہو یا بالغیر غنی ہو یا محتاج سرمدی
ہو یا حادث ابدی ہو یا فانی واجب ہو یا ممکن ثابت ہو یا متغیر تام ہو
یا ناقص بالکنہ ہو یا بالوجہ بایں معنی مطلق علم کہ ایک آدھ چیز کے جاننے سے
بھی صادق زنہار مختص بحضرت عزت عظمتہ۔ نہیں نہ معاذ اللہ قرآن عظیم
نے ہرگز کہیں اس کا دعویٰ کیا۔ بلکہ جس طرح معنی اول کا غیر کے لئے اثبات
کفر ہے اس معنی کی غیر سے نفی مطلق بھی کفر ہے کہ یہ خود صدہا نصوص قرآن
عظیم بلکہ تمام قرآن عظیم بلکہ تمام ملل وشرائع وعقل ونقل وحس سب کی

تکذیب ہوگی۔ قرآن عظیم نے اپنے محبوبوں کے لئے بے شمار علوم عظیمہ ثابت فرمائے اور اُن کے عطا سے منت رکھی قَالَ تعالیٰ وَعلمك مَالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيمًا ۝ اور سکھا دیا اللہ نے تجھے اے نبی جو تجھے معلوم نہ تھا۔ اور اللہ کا فضل تجھ پر بہت بڑا ہے وَبشروہ بِغُلٰمٍ عليم ۝ اور فرشتوں نے ابراہیم کو مژدہ دیا علم والے لڑکے کا وَانه لَذو علمٍ لِّمَا علمنٰه اور بے شک یعقوب علم والا ہے ہمارے علم وعطا فرمانے سے وعلّم آدم الاسماء كلها سکھا دئے آدم کو سب نام وَاذكر عبادنا ابراهيم واسحٰق ويعقوب اولى الايدى وَالابصار ۝ اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم واسحٰق ویعقوب قدرت والوں اور علم والوں کو يَرْفَعِ اللّٰهُ الذين اٰمنوا منكم والذين اوتوا العلم درجٰت بلند کرے گا اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کو اور ان کو جنہیں علم عطا ہوا درجوں میں۔ بلکہ عام بشر کو فرماتا ہے الرحمٰن ۝ علم القرآن خلق الانسان ۝ علمه البيان ۝ رحمان نے سکھایا قرآن بنایا آدمی اسے بتایا بیان عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ۝ سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وجعل لكم السمع والابصار والافـٔدة ۝ لعلكم تشكرون اللہ نے نکالا تمہیں ماں کے پیٹ سے نرے نادان اور دیئے تمہیں کان اور آنکھیں اور دل شاید تم حق مانو بلکہ عام تر فرماتا ہے الم تر انّ الله يسبح له من فى السموٰت والارض والطير صٰفّٰت كل قد علم صلاته وتسبيحه وَاللّٰهُ عليم بما يفعلون ۝ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کی پاکی بولتے ہیں جو آسمان وزمین میں ہیں اور پرندے پر اپھیلائے سب نے جان لی ہے اپنی نماز وتسبیح اور اللہ کو خوب خبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔ تو کوئی اندھے سے اندھا بھی کسی آیت کا یہ مطلب نہیں کہہ سکتا کہ بایں معنی مطلق علم کو غیر سے نفی فرمایا ہے ہاں اس معنی پر علم مطلق غیر سے ضرور مسلوب اور بہ وجہ ھفتم حصر وتخصیص کی ہے یعنی تمام موجودات وممکنات ومفہومات وذوات وصفات ونسب واضافات وواقعیات وموہومات غرض ہر شے و

مفہوم کو علم کا عام و تام و محیط و مستغرق ہونا کہ غیر متناہی معلومات کے غیر متناہی سلاسل اور ہر سلسلے کے ہر فرد سے غیر متناہی علوم متعلق اور یہ سب نا متناہی نا متناہی علوم معًا حاصل ہوں جن کے احاطے سے کوئی فرد اصلا خارج نہ ہو جسے فرماتا ہے وَاِنَّ اللّٰہَ قد احاط بکل شیئٍ علمًا۔ بیشک اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہوا اور فرماتا ہے عٰلِمُ الغیب لا یعزب عنہ مثقال ذرّۃ فی السمٰوٰت ولا فی الارض وَلا اصغر من ذٰلِکَ وَلَا اکبر الّا فی کِتٰبٍ مُّبین جاننے والا ہر چھپی چیز کا اس سے چھپی نہیں کوئی ذرّہ بھر چیز آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر سب ایک روشن کتاب میں ہے۔ ایسا علم بھی غیر کیلئے محال اور دوسرے کے واسطے اسکا اثبات کفر و ضلال کما بیناہ فی رسالتنا مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید ما نحن فیہ مولیٰ سبحنہٗ و تعالیٰ نے اس وجہ ہفتم کی طرف اشارہ فرمایا کل انثیٰ میں کلمہ کل اور ما تحمل من انثی میں نکرہ منفیہ پھر تاکید بہ من اور مَا فِی الارحام عموم ما اور لام استغراق سے وعلی ہذا القیاس اب آلۂ محدثہ کی طرف چلئے فقیر اس پر مطلع نہ ہوا نہ کسی سے اس کا کچھ حال سنا ظاہر ایسی صورت نہیں کہ جنہیں رحم میں بحال وَفِی ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ تین اندھیریوں میں رہے اور بذریعہ آلہ مشہود ہو جائے۔ اس کا جسم بالتفصیل آنکھوں سے نظر آئے کہ بعد میں علوق فم رحم سخت منضم ہو جاتا ہے جس میں میل سرمہ بدقت جائے اور اس جائے تنگ و تار میں جنین محبوس ہو جاتا ہے وہ بھی یوں نہیں بلکہ اس پر تین غلاف اور چڑھے ہوتے ہیں ایک غشائے رقیق ملاقی جسم جنین جس میں اس کا فضلۂ عرق جمع ہو جاتا ہے اس پر ایک اور حجاب اس سے کثیف تر مسمی بہ غشائے لفافی جس میں فضلۂ بول جمع رہتا ہے اس پر ایک اور غلاف اکثف کہ سب کو محیط ہے جسے مشیمہ کہتے ہیں ایسی حالت میں بدن نظر آنے کا کیا محل ہے تو ظاہرًا آلے کا محصل صرف بعض علامات و امارات ممیزہ منجملۂ خواص خارجیہ کا بتانا ہوگا جن سے ذکورت و انوثت کا قیاس ہو سکے جیسے رحم کی تجویف ایمن یا ایسر میں حمل کا ہونا یا اور بعض تجربیات کہ تازہ حاصل کئے گئے ہوں اگر اسی قدر ہے جب تو کوئی نئی بات نہیں پہلے بھی مجربین قیاسات فارقہ رکھتے تھے جیسے دہنے یا بائیں طرف جنین کی پیشتر جنبش

یا حاملہ کی پستان راست یا چپ کے حجم میں افزایش یا سرہائے پستاں میں سرخی یا ادوا ہٹ آنا یا رنگ روئے زن پر شادابی یا تیرگی چھانا یا حرکات زن میں خفت یا ثقل پانا یا قارورے میں اکثر اوقات حمرت یا بیاض غالب منی یا عورت کے خلاف عادت بعض اطعمۂ جبیدہ یا رديہ کی رغبت ہونی یا پشم کبود میں زرا وند مدقوق بعسل سرشتہ کا صبح علی الریق حمول اور ظہر تک مثل صائم رہ کر مزہ دہن کا انتحان کہ شیریں ہو یا تلخ الی غیر ذلک مما یعرفہ اھل الفن و لکل شروط براعیھا البصیر فیصیب الظن اور عجائب صنع الٰہی جلت حکمت سے یہ بھی محتمل کہ کچھ ایسی تدابیر الفا فرمائی ہوں جن سے جنین مشاہدہ ہی ہو جاتا ہو مثلاً بذریعہ قواسر یا بخواں حجابوں میں بقدر حاجت کچھ توسیع و تفریج دیکر روشنی پہنچا کر کچھ شیشے ایسی اوضاع پر لگائیں کہ باہم تادیۂ عکوس کرتے ہوئے زجاج عقرب پر عکس لے آئیں یا زجاجات متخالفۃ الملا ایسی وضعیں پائیں کہ اشعۂ بصریہ کو حسب قاعدۂ معروضہ علم مناظر انعطاف دیتے ہوئے جنین تک لیجائیں جس طرح آفتاب کا کنارہ کہ ہنوز افق سے دور اور مقابلۂ نظر سے محجوب و مستور ہوتا ہے بوجہ اختلاف ملا و علظت عالم النسیم ہمیں محاذات بصر سے پہلے ہی نظر آجاتا اور طلوع حقیقی سے طلوع مرئی کہ وہی ملحوظ فی الشرع ہے بیشتر ہوتا ہے یونہی جانب غروب بعد زوال محاذات و وقوع حجاب بھی کچھ دیر تک دکھائی دیتا اور غروب مرئی معتبر فی الشرع غروب حقیقی کے بعد ہوتا ہے۔ ولہذا فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے جب کبھی مواقیت زیجیہ سے محاسبہ کیا اور اسے مشاہدۂ بصری سے ملایا ہے ہمیشہ نہار عرفی کو نہار بحوی پر اس سے بھی زائد پایا ہے جو طرفین طلوع و غروب میں تفاوت الفین حسی و حقیقی بحسب ارتفاع قامت معتدلہ انسانی و تفاصیل ہم قطر فاصل میان حاجب و مرکز کا مقتضی ہے۔ نیز اسی لئے فقیر کا مشاہدہ ہے کہ قرص شمس تمام و کمال بالائے افق منہدو ہونے پر بھی ظلمت شب مطلع و مغرب میں نظر آتی ہے۔ حالانکہ مخروط ظلی و شمس میں ہرگز نیم دور سے کم فصل نہیں اور اختلاف منظر آفتاب غایت قلت میں ہے کہ مقدار عشر قطر تک بھی نہیں پہنچتا خیر لحظہ بھی ہو ہم یہی ثبوت فرض کرتے ہیں کہ مجرد کسی امارت خارجہ کی بنا پر قیاس

ہی نہیں بلکہ بذریعہ آلۂ اعضائے جنبیں یا چناں وچنیں حجابات وکمین مشہود ہو جاتے ہیں بہر حال آخر تمام منشا ومبنائے اعتراض مہمل صرف اس قدر کہ جو علم قرآن عظیم نے مولیٰ سبحنہ وتعالیٰ کے لئے خاص مانا تھا ہمیں اس آلے سے حاصل ہو جاتا ہے حالانکہ لاوالله کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا ہاہ کیا بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے وہ تو نہیں کہتے مگر جھوٹ۔ ہم پوچھتے ہیں اس آلے سے تم کو اتنا ہی علم دیا جو وجہ ہشتم عام وشامل میں ہے جس کا باری عزّ وجلّ سے خاص جاننا محال اور خود بحکم قرآن عظیم کفر وضلال تھا جب تو اعتراض کتنا مالیخولیا اور کس درجہ کا جنون ہے کہ سرے سے مبنی ہی باطل وملعون ہے۔ اس قسم علم یعنی دانستن کو اگرچہ کیسا ہی ہو حضرت عزت عظمتہ سے قرآن عظیم نے کب خاص مانا تھا اس قسم کے کروروں علم عام انسان بلکہ تمام حیوانات کو روزانہ ملتے رہتے ہیں اور قرآن عظیم خود غیر خدا کے لئے انھیں ثابت فرماتا ہے ایک اس کے ملنے میں کیا نئی شاخ نکلی کہ آیت الٰہی کا خلاف ہو گیا یہ بھی اس علّم الانسان مالم یعلم کے ناپیدا کنار صحراؤں سے ایک ذلیل ذرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سکھایا آدمی کو جو اسے معلوم نہ تھا۔ دیکھو تمہیں ابھی آیت سنا چکا ہوں کہ اللہ نے تمہیں نکالا ماں کے پیٹ سے جاہل کہ کچھ نہ جانتے تھے پھر تمہیں عقل وہوش وچشم وگوش دیئے کہ اس کا حق مانو تم نے اچھا حق مانا کہ اسی کی برابری کرنے لگے اور اگر یہ مقصود کہ اس سے تمہیں ان سات وجوہ مخصوصہ بحضرت باری عزّ وجلّ سے کسی وجہ کا علم مل گیا تو یہ اس سے بھی لاکھوں درجہ بدتر جنون ہے۔ کیا یہ علم تمہارا ذاتی ہے عطائے الٰہی سے نہیں اہل کتاب کہلاتے ہو شاید العیاذ خدائی دعویٰ تو نہ کر دا بھی چند روز ہوئے تم اس آلے سے جاہل تھے۔ اللہ عزّ وجلّ نے تمہیں تمہاری بساط کے لائق عقل دی ریاضی سکھائی دنیا کمانے کی راہ بتلائی تمہارے ذہن میں اس کا طریقہ ڈالا آنکھیں ہاتھ جوارح دیئے جن کے ذریعہ سے کام کر سکو جس چیز کا کوئی آلہ بنانا ہو اور جس چیز پر اسے استعمال میں لانا ہو انھیں تمہارے لئے مسخر کیا اسباب مہیا کر کے تمہارے دل میں اس کا خیال ڈالا پھر تمہارے جوارح کو کام کی طرف مصروف فرمایا پھر محض اپنی قدرت کاملہ سے بنا دیا اور اس کا بننا تمہارے ہاتھوں پر ظاہر ہوا تم سمجھے ہم نے اپنی قدرت اپنے

علم سے بنا لیا اندھے ہمیشہ ایسا ہی سمجھا کرتے ہیں جو ظاہری سبب کے غلام اور حلقہ بگوش اور مسبب و خالق و عالم و قادر حقیقی سے غافل و بیہوش ہیں۔ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ جیسے قارون ملعون جسے اللہ عزوجل نے بیشمار خزانے دیئے دنیا بھر کی نعمتیں بخشیں جب اس سے کہا گیا اَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ بھلائی کر جیسے اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی۔ تو کافر کیا بکتا ہے اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ یہ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو مجھے آتا ہے۔ پھر بدلا دیکھا کس مزے کا چکھا۔ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ دھنسا دیا ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں پھر نہ ہوئے اس کے کچھ یار کہ اسے بچا لیتے اللہ کی گرفت سے اور نہ وہ مدد لا سکا۔ اور اس علم کا غنی نہ ہونا خود بدیہی کہ ایک بے جان آلے کی بود کی پر ہے۔ جب تک آلہ نہ تھا تو ڈاکٹر صاحب کچھ نہ کہہ سکتے تھے کہ میم صاحب کے پیٹ میں مس مبڈیم ہے یا باوا لوگ۔

۳ ازلی ابدی واجب کیسے کہہ سکتے ہو۔ جب تم خود ہی حادث فانی باطل ہو ازلی بڑی چیز ہے۔ ایام حمل ہی میں مدتوں اپنے جہل و عجز کا اقرار کرنا پڑے گا جب تک نطفہ صورت نہ پکڑ لے پانی کی بوند یا خون بستہ یا گوشت کا ٹکڑا رہے ڈاکٹر صاحب کی ڈاکٹری کچھ نہیں چل سکتی کہ نر نظر آتا ہے یا مادہ۔

۵ کیا تمہارا علم ثابت و ناقابل نقصان و زیادت ہے استغفر اللہ قبل مشاہدہ کی حالت کو مشاہدۂ اجمالی مشاہدہ اجمالی کو نظر تفصیلی نظر تفصیلی بالائی کو نظر بعد تشریح عملی سے ملاؤ۔ حالت التفات و ذہول کا فرق دیکھو پھر طریان نسیان تو سرے سے ارتفاع ہے کیا تمہارا علم کامل ہے حاش للہ اضافات بتانے کی کیا قدرت کہ وہ غیر متناہی ہیں۔ مثلاً اس کے بدن کا کوئی ذرہ لے لیجئے اور اس کی ماں کے بدن اور تمام اجسام عالم میں جتنے نقطے فرض کئے جا سکتے ہیں اس کے بدن کے ہر ذرہ کا اس ہر نقطۂ ارضی و سمادی و شرقی و غربی و جنوبی و شمالی و نزدیک و دور و موجودہ و ہاں و ماضی و استقبال سے بعد بتاؤ یہ لاتعداد لاتحصی خطوط جو ہر نقطۂ جسم جنین سے تمام نقاط

عالم تک نکل کر بے حد و بے شمار زاویے بناتے آئے۔ ہر زاویے کی مقدار بولو۔ نہ سہی یہی بتاؤ کتنے خطوط پیدا ہوں گے۔ نہ سہی یہی کہدو کہ تمام اجسام جہان میں کتنے نقطے نکلیں گے نہ سہی اتنا ہی کہو کہ صرف جنین کے بدن میں کس قدر نقاط مانے جائیں گے اور جب یہ ادنی علم جو علوم الٰہیہ متعلقہ بجنین کے کروڑہا کروڑ کے حصوں سے ایک حصہ بھی نہیں ایک جنین میں بھی اس قلیل کے اقل القلیل حصہ کا جواب نہیں دے سکتے اگرچہ دنیا بھر کے ڈاکٹر و پادری اکٹھے ہو جاؤ تو باقی علوم کی کیا گنتی ہے۔ حالانکہ واللہ العظیم یہ تمام علوم تمام نسبتیں تمام خطوط تمام نقاط تمام زاویے تمام مقادیر گزشتہ و موجودہ و آئندہ تمام جن و بشر و حیوانات کے تمام حملوں میں رب العزت آن واحد میں مگا تفصیلاً ازلاً ابداً جانتا ہے اور یہ اس کے بحار علوم سے ایک قطرہ بلکہ بے شماریم سے ادنی نم ہے اور یہ سب کا سب مع ایسے ایسے ہزارہا علوم کے جن کی اجناس کلیہ تک بھی وہم بشری نہ پہنچ سکے شمار افراد درکنار سب انھیں دو کلموں کے شرح میں داخل ہیں کہ یعلم ما فی الارحام جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں ہے تمہاری تنگ نظری کوتاہ فہمی دو لفظ دیکھ کر ایسے سستے سمجھ لئے کہ ایک آلہ کی ناچیز و بے حقیقت ہستی پر علم ارحام کے مدعی بن بیٹھے ہاں نصب و اضافات کو جانے دو کہ نا متناہی ہیں معدود و محدود وہی اشیاء بتاؤ اور وہ بھی کسی ایک جنین کی نسبت اور وہ بھی خاص اپنے گھر کے آدمی کو گھر کا حال خوب معلوم ہوتا ہے اپنا اور اپنی جورو کا واقعہ تو خود اسی پر گزرا اس کے سامنے ہی گزرا اور اوپر سے مدد دینے کو آلہ موجود کوئی پادری صاحب آلہ لگا کر بولیں کہ جس وقت ان کی مہم صاحب کو پیٹ رہا نطفہ کتنے وزن کا گرا تھا۔ اس میں کتنے حیوان منوی تھے۔ گرتے وقت رحم کے کس حصہ پر پڑا رحم میں کتنی دیر بعد حمل و نقرہ میں مستقر ہوا جب سے اب تک کتنا خون حیض اس کے کام آیا یہ اصل نطفہ کس کس غذا کے کس کس کے جز اور کتنے وزن کا فضلہ تھا وہ کہاں کی مٹی سے پیدا ہوئی تھی کھانے کے کتنے دیر بعد اس نے صورت نطفیہ غذ کی تھی۔ جب سے اب تک ایک ایک منٹ کے فاصلہ پر اس کی وزن و مساحت و ہیات میں کیا کیا اور کتنا کتنا تغیر ہوا حوادث مذکورہ بالا کے باعث

جب سے اب تک میم صاحبہ کے رحم شریف کئے بار اور کتنی کتنی دیر کو اور کس کس قدر سمٹی پھیلی بچہ کتنی دفعہ اور کس کس قدر اور کدھر کدھر کو پھر پھرایا ہر جنبش پر وضع اعضاء میں کیا کیا تغیر ہوا یہی سب احوال اب سے پیدا ہونے تک کس کس طرح گزریں گے۔ منٹ منٹ پر وضع و وزن و مساحت و مکان و حرکت و سکون و غذا و احوال جنین و رحم میں کیا کیا تغیرات ہوں گے باوا لوگ، رحم شریف میں کب تک بسیں گے کس گھنٹے منٹ سکنڈ تھرڈ پر برآمد ہوں گے پہلے کونسا عضو آگے بڑھائیں گے۔ اس وقت کتنے فربہ کتنے دراز ہوں گے دروازہ برآمد کی وسعت کس مقدار مخصوص تک چاہیں گے۔ آسانی گزر کو کتنی رطوبت کی پچکاریاں ساتھ لائیں گے۔ آپ کئے بار زور لگائیں گے میم صاحب سے کتنے کرائیں گے کونسی چیخ پر باہر آئیں گے برآمد بھی ہوں گے یا کچے ہی گر جائیں گے جی بچے تو کیا عمر پائیں گے کہاں کہاں بسیں گے کیا کیا کھائیں گے کس کس مشن میں لونڈے پڑھائیں گے اِلیٰ غیر ذٰلِکَ مِمَّا لا یعد ولا یحصی واللہ کہ تمام عالم کی تمام ماضی و موجودہ و مستقبل حملوں رحموں کے ایک ایک ذرّہ احوال مذکورہ و غیر مذکورہ گزشتہ و موجودہ و آیندہ کو رب العزت عزّ وجل کا علم ازلاً ابداً معاً تفصیلاً محیط ہے اور یہ سب انھیں دو پاک کلمہ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ کی شرح میں داخل۔ تم اپنے ہی گھر کے ایک ہی پیٹ کے مختصر احوال کے کروڑوں حصّوں سے ایک حصہ کا بھی ہزارواں حصہ نہیں بتا سکتے اور عالم ارحام بننے کے بعد مدعیٰ نہ سہی ماضیہ و آتیہ کو بھی جانے دو صرف موجودہ ہی لو اور حالات میں بھی فقط موجودہ ہی پر قناعت کرو۔

کیا انھیں کو تمہارا علم عام ہے سبحٰن اللہ اوّلاً ان کا بھی علم بالفعل کہاں تمام عالم میں جتنے حمل اس وقت موجود ہیں سب کی گنتی تو کوئی بتا ہی نہیں سکتا سب کے حال پر اطلاع کجا ثانیاً اچھا علم بالفعل سے بھی گزرو۔ صرف بذریعۂ آلہ امکان علم ہی پر قناعت کرو کہ گو ہمیں کچھ معلوم نہیں مگر جو پاس آئے اور قدرت ملے تو آلہ لگا کر جان سکتے ہیں اگرچہ صاف ظاہر کہ یہ علم نہ ہوا کھلا جہل و اقرار جہل ہوا تاہم موجود حملوں میں آدمی کے حمل اور ہر گونہ جانور طیر و وحش و سباع و بہائم و ہوام سب کے سب گابھ داخل ذرا

کوئی پادری صاحب آلہ آپ لگا کر یا کسی ڈاکٹر صاحب سے لگوا کر بتائیں، تو کہ چیونٹی کے پیٹ میں کئے انڈے ہیں انمیں کتنی چیونٹیاں کے چیونٹے ہیں۔ ایک چیونٹی کیا خفاش کے سوا سب پرند اور تیز مچھلیاں، سانپ، گرگٹ، گوہ ناکا سقنقور وغیرہا لاکھوں جانور کہ انڈے دیتے ہیں پادری صاحب کی حکمت سب جگہ بیکار ہے کیا یہ یعلم مَا فِی الارحام میں داخل نہ تھے ثالثاً اور اتروں فقط بچے ہی والوں پر قناعت سہی کیا ان سب کے پیٹ آنے کے قابل ہیں (رابعاً خامِسًا تا عَاشرًا وغیرہ) اس سے بھی درگزر کروں فقط قابل آلہ بلکہ فقط انسان بلکہ فقط امریکہ یا انگلستان بلکہ فقط پادریان بلکہ فقط پادری فلاں بلکہ ان کے گھر کا بھی فقط ایک ہی پیٹ وہ بھی فقط اسی وقت جب بچہ خوب بن لیا اور اپنی نہایت تصویر کو پہنچ چکا اور وہ بھی فقط اتنی ہی دیر کے لئے جب کہ میم صاحب کے پیٹ میں آلہ لگا ہوا ہے کام کروں اب تو لاکھوں عموم کے دریا سمٹ کر صرف بالشت بھر کی ایک ہی گڑھیا کی تلاش رہ گئی کیوں پادری صاحب کیا آپ کے مافی الرحم میں صرف بچہ کا آلہ تناسل داخل ہے کہ نر مادہ بتایا اور یعلم مافی الارحام صادق آیا اس کے اعضائے اندرونی کیا رحم میں نہیں جنین کے دل و دماغ گردے شش سپرز مثانے تلخے امعا معدے رگ پٹھے عظم عضلے ایک ایک پرزے کا وزن مقدار مساحت۔ طول و عرض عمق فربہی لاغری کے اختلافات غرض سب حالات صحیح صحیح محقق مفصل نہ فقط شرابی کی زق زق یا اندھے کی اٹکل بیان کرو۔ اچھا جانے دو اندرونی اعضاء سے آلہ و آلہ پرست سب کورے کور ہیں بیرونی ہی سطح کا حصہ سہی۔ بولو مس میڈم جو پیٹ میں جلوہ آرا ہیں ان کے سر پر کتنے بال ہیں ہر بال کا طول کس قدر عرض کتنا عمق کس قدر وزن کتنا جلد میں مسام کتنے ہیں ہر سوراخ کے ابعاد ثلثہ کیا کیا ہیں ان میں کتنے باہم ایک دوسرے سے $\frac{9}{13}$ کی نسبت رکھتے ہیں ہر ایک باقی سے کتنا متفاوت ہے بغل اور سینے اور ران اور پیڑو دونوں لب بالا چار و لب زیریں وغیرہا جوڑوں وصلوں میں ہر ایک کا زاویہ کس حد و نہایت تک پھیل سکتا ہے۔ کے درجے دقیقے ثانیے عاشرے وغیرہا تک پہنچتا ہے۔

دس بجا دلیف ظاہرہ میں طبعًا و قسرًا کہاں تک پھیلنے کی قابلیت ہے کہ
اس سے ذرہ بھر قسر زائد واقع ہو تو قطعًا خارق ہو اور اس حد تک یقینًا تحمل
کے قابل و لائق ہو۔ سجا دلیف حاصلہ و سجا دلیف صالحہ میں ہر جگہ کتنا تفرقہ ہے
الیٰ غیر ذلک من الاحوال الزاہرۃ فی السطوح الظاہرۃ۔ یہ تمام تفاصیل تو
یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ کے لاکھوں سمندروں سے ایک خفیف قطرہ بھی
نہیں اسی کو بتا دو۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ
وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۝ پھر اگر نہ بتا دو
اور اگر ہرگز نہ بتا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن ہیں آدمی اور پتھر
تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔ بالجملہ اس اعتراض کی ایک بہت ناقص
نظیر یہ ہو سکتی ہے کہ بادشاہِ تمام روئے زمین اپنی مدح کرنے میں ہوں مالک
خزائن عامرہ میں ہوں صاحب اموالِ متکاثرہ میرے لئے ہیں بلاد و قریے کے
محصول پہاڑوں کے حاصل صحراؤں کی کانیں دریاؤں کے محاصل یہ سنکر ایک بے ادب
گستاخ فقیر قلاش گدا گر بے معاش لنجا لولا اندھا ہیولیٰ چوتڑوں کے بل
گھسٹتا بادشاہ ہی کے کسی گاؤں میں بادشاہی کی رعیت سے ہاتھ پاؤں
جوڑ کر بادشاہ ہی کے دیئے ہوئے مال سے ایک پھوٹی کوڑی مانگ لائے اور
سربازار تالیاں بجائے کہ لیجئے بادشاہ تو اپنے ہی آپ کو مالک خزائن و اموال و
محاصل معاون و بحار و جبال بتاتا تھا یہ دیکھو مدتوں مصیبت جھیل کر پاپڑ بیلکر
ہمنے بھی ایک کانی کوڑی پائی ہے کیوں ہم بھی مالک خزائن و محاصل بحار ہوئے
یا نہیں مسلمانو نہ فقط مسلمانو ہر قوم کے عاقلو کیا اس اندھے کا ہلکا سا لقب
مجنوں نہ ہوگا۔ اس سے نہ کہا جائے گا کہ او بے عقل اندھے کیا بادشاہ نے
کہیں یہ فرمایا تھا کہ ہمارے خزانہائے عامرہ کے سوا ممکن نہیں کسی کے پاس کوئی
پھوٹی کوڑی نکل سکے اگرچہ ہماری عطا کی ہوئی ہو۔ حاش للہ سلطان نے تو جا بجا
صاف فرما دیا ہے کہ ہم نے اپنی رعایا کو بہت اموال کثیرہ عطایائے عزیزہ
انعام فرمائے ہیں اور ہمیشہ فرمائیں گے۔ ہاں اصل مالک ہمارے سوا کوئی
نہیں نہ ہمارے برابر کسی کا خزانہ ہوا و مجنون اندھے کیا یہ بھیک کی کوڑی لاکر
تو اس کا ذاتی مالک بے عطائے سلطانی ہو گیا۔ یا اس پھوٹی کوڑی سے تیرا مال

خزائن شاہی کے برابر ہو گیا۔ اور جب کچھ نہیں تو کس ملعون کے بنا پر فرمان شاہی کی تکذیب کرتا اور قہر جبار قہار سے نہیں ڈرتا ہے۔ ہاں ہاں یہ پادری معترض اس اندھے سے بھی بدتر حالت میں ہے۔ اندھا فقیر اور وہ بادشاہ کبیر دونوں ان باتوں میں کانٹے کی تول برابر ہیں۔ کہ دونوں مالک بالذات نہیں دونوں مالک حقیقی نہیں۔ دونوں کی ملک مجازی حادث دونوں کی ملک فانی زائل دونو حقیقت میں نرے محتاج دونوں بے شمار خزانوں کے مجازاً بھی مالک نہیں پھر اس کوڑی کو اس کے خزائن سے ایک نسبت ضرور ہے کہ دونوں معدود دونوں محدود اور ہر متناہی کو دوسرے متناہی سے کچھ نسبت ضرور دے سکتے ہیں اگرچہ نسب نما میں ہزار صفر لگا کر بخلاف علم حقیقی خالق و علم اسمی مخلوق جن میں اصلاً کوئی تناسب ہی نہیں وہ ذاتی یہ عطائی وہ غنی یہ محتاج وہ ازلی یہ حادث وہ ابدی یہ فانی وہ واجب یہ ممکن وہ ثابت یہ متغیر وہ کامل یہ ناقص وہ محیط یہ قاصر وہ ازلاً ابداً نامتناہی در نامتناہی در نامتناہی یہ ہمیشہ ہر وقت معدود و محدود پھر متناہی کو نامتناہی سے کوئی نسبت بتا ہی نہیں سکتے کہ یہ اس کا فلاں حصہ ہے بھلا اس اندھے کو تو ہر عاقل مجنون کہتا ان اندھوں کو کیا کہا جائے یہ تو مجنون سے بھی کئی لاکھ درجے بدتر ہوئے اور اندھے پن میں بھی اس سے کہیں بڑھ کر اسکی آنکھیں تو باقی ہیں۔ اگرچہ بے نور ہیں یہاں آنکھوں کا نشان تک نہیں۔ ہاں ہاں کونسی آنکھیں یہ دو چتلی کوڑیاں نہیں جو خر و خوک سب کے منہ پر لگی ہوتی ہیں بلکہ ہیہے کی جنہیں قرآن عظیم میں فرماتا ہے فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ وہ تو ہے یوں کہ ان کافروں کی آنکھیں اندھی نہیں وہ دل اندھے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ خیر کسی کافر سے کیا شکایت مجھے تو ان ناسمجھ مسلمانوں سے تعجب آتا ہے جو مہمل و بے معنی شکوک و اہیہ سن کر متحیر ہوتے۔ سبحٰن اللہ۔ اللہ کہاں۔ اللہ رب السمٰوات والارض عالم الغیب والشہادۃ سبحٰنہٗ وتعالیٰ اور کہاں کوئی بے تمیز لونگا ہیولیٰ ہتبقہ ناپاک ناشستہ کھڑے ہو کر موتنے والا ع ببیں کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی۔ خدارا انصاف وہ عقل کے دشمن دین کے رہزن جنہ کے کو دھن کہ ایک اور نین میں فرق نہ جانیں

ایک خدا کے تین مایں پھر ان تین کو ایک ہی جانیں بے مثل بے کفو کے لئے جورو بنائیں بیٹا ٹھہرائیں اس کی پاک مادری ستھری کواری باکرہ بتول مریم پر ایک بڑھی کی جورو ہونے کی تہمت لگائیں پھر خاوند کی حیات خاوند کی موجودگی میں بی بی کے جو بچہ ہوا سے دوسرے کا گائیں خدا اور خدا کا بیٹا ٹھہرا کر ادھر کافروں کے ہاتھ سے سولی دلوائیں ادھر آپ اس کے خون کے پیاسے بوٹیوں کے بھوکے روٹی کو اس کا گوشت بنا کر در در چبائیں شراب ناپاک کو اس پاک معصوم کا خون ٹھہرا کر غٹ غٹ چڑھائیں۔ دنیا یوں گرزی ادھر موت کے بعد کفارے کو اسے بھینٹ کا بکرا بنا کر جہنم بھجوائیں یعنی کہیں ملعون بنائیں۔ اے سبحن اللہ! اچھا خدا جسے سولی دی جائے۔ عجب خدا جسے دوزخ جلائے طرفہ خدا جس پر لعنت آئے۔ جو بکرا بنا کر بھینٹ دیا جائے۔ اے سبحن اللہ باپ کی خدائی اور بیٹے کی سولی باپ خدا بیٹا کس کھیت کی مولی باپ کی جہنم کو بیٹے ہی سے لاگ۔ سرکشوں کو چھٹی بے گناہ پر آگ امتی ناجی رسول ملعون معبود پر لعنت بندے مامون تف تف وہ بندے جو اپنے ہی خدا کا خون چکھیں اسی کے گوشت پر دانت رکھیں اف اف وہ گندے جو انبیاء و رسل پر وہ الزام لگائیں کہ کھنگی چمار بھی جن سے گھن کھائیں سخت فحش بیہودہ کلام گڑھیں اور کلام الٰہی ٹھہرا کر پڑھیں زہ زہ بندگی خدا تعظیم پہ پہ تہذیب قد قد تعلیم امثال کے لئے دیکھو بائبل پرانا عہدنامہ یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۲۲ درس ۱۵ تا ۱۸) خدا کا معاذ اللہ زنا کی خرچی کو مقدس ٹھہرانا اور اپنے خاص مقربوں کے لئے اسے چن رکھا کہ کھائیں اور مستائیں۔ ایضاً کتاب پیدائش باب ۱۹ درس ۳۰ تا ۳۸ سیدنا لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معاذ اللہ اپنی دختروں سے زنا کرنا اور بیٹیوں کا باپ سے حاملہ ہو کر بیٹے جننا۔ ایضاً کتاب دوم اسموئیل نبی باب ۱۱ درس ۲ تا ۵ سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے ہمسائے کی خوبصورت جورو کو ننگی نہاتے دیکھ کر بلانا اور معاذ اللہ اس سے زنا کر کے پیٹ رکھانا ایضاً کتاب حزقیل نبی باب ۲۳ درس یکم تا ۲۱ معاذ اللہ خدا کی دو دو جوروں کا قصہ اور سخت شرمناک الفاظ میں ان کے بے حد زناکاریوں سے شہوت رانیوں کا تذکرہ نیا عہدنامہ پولس رسول کا خط گلتیوں کو باب ۳ درس ۱۳ انصاری کے لیسوع مسیح مصنوع کا

ملعون ہونا الی غیر ذلک مما لا یعد ولا یحصے) اٰمنا باللہ وَمَا انزل الینا
وَمَا اُنْزِلَ اِلٰی ابراھیم وَ اِلٰی اسمٰعیل وَ اسحٰق وَ یعقوب
وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِیَ مُوسٰی وعیسٰی وَمَا اُوْتِیَ النبیون
من ربھم لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ منھم وَ نحن لہ مسلمون
اَلَا لعنۃ اللہِ عَلَی الظلمین ۝ الذین یصدون عن سبیل
اللہ وَیَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ۝
اِنَّ الَّذِیْنَ یفترون عَلَی اللہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۝
فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یکتبون الکتٰب بِاَیْدِیْھِمْ ثُمَّ یقولون
ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللہِ لِیَشْتَرُوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَوَیْلٌ
لھم مِمَّا کتبت ایدیھم وویل لھم مِمَّا یَکْسِبُوْنَ ۝

اللہ للہ یہ قوم یہ قوم یہ سراسر لوم یہ لوگ یہ لوگ جنھیں عقل سے لاگ
جنھیں جنوں کا روگ یہ اس قابل ہوے کہ خدا پر اعتراض کریں اور مسلمان
ان کی لغویات پر کان دھریں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝
وَلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ پہلے اپنی ساختہ بائبل تو سنبھالیں
قاہر اعتراض باہر ایراد اس پر سے اٹھالیں۔ انگریزی میں ایک مثل کیا
خوب ہے کہ شیش محل کے رہنے والو پتھر پھینکنے کی ابتدا نہ کرو یعنی رب
جبار قہار کے محکم قلعوں کو تمہاری کنکریوں سے کیا ضرر پہنچ سکتا ہے
مگر ادھر سے ایک پتھر بھی آیا تو حجارۃ من سجیل کا سماں کعصف
ماکول ۝ کا مزہ چکھا دیگا۔

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ منقلب ینقلبون
وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ والصَّلٰوۃ
وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِہٖ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ آمین

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفٰے النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تمت

بیشمار اسلامی مسائل و مباحث پر مشتمل ایک نادر و وقیع مجموعہ

فقہ حنفی کا عظیم شاہکار

فتاویٰ رضویہ مترجم

از

فقیہ اسلام امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا قادری برکاتی

بریلوی قدس سرہٗ۔ وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء

خصوصیات فتاویٰ رضویہ مترجم

- عربی و فارسی عبارتوں کے اردو ترجمے
- حوالوں کی تخریج اور حسب ضرورت تحشیہ
- معیاری کتابت ــــ عمدہ کاغذ ــــ آفسیٹ طباعت ــــ عمدہ جلد

رضا فاؤنڈیشن لاہور کا تاریخی کارنامہ

مندرجہ بالا خصوصیات کے ساتھ فتاویٰ رضویہ اول، دوم، سوم کو آٹھ جلدوں میں مرتب کیا گیا ہے۔ یہ آٹھوں جلدیں شاندار طباعت، عمدہ جلد اور نفیس کاغذ کے ساتھ ہندوستان میں پہلی بار منظر عام پر آچکی ہیں ــــ قیمت مجلد آٹھ جلدیں ۱۷۰۰/

تاجران کتب کے لئے خصوصی رعایت

ناشر

رضا اکیڈمی

تقسیم کار

فاروقیہ بکڈپو۔ ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد، دہلی ۶